طہارت، نماز اور عورتوں کے دیگر مخصوص مسائل پر مشتمل رسالہ بنام تاریخی

ضروری مسائلِ دینیہ

۱۴۳۶ ھ

تالیف

اھلیہ محترمہ

حضرت مولانا سید غلام عبد الصمد چشتی

آستانہ عالیہ صمدیہ کچھوچھہ شریف

ناشر

تحریکِ خدمتِ خلق

قصبہ کچھوچھہ شریف ضلع اوریّا، یوپی

طہارت، نماز اور عورتوں کے دیگر مخصوص مسائل پر مشتمل رسالہ

بنام تاریخی

ضروری مسایل دینیہ

۱۴۳۶ھ

تالیف

اہلیہ محترمہ

حضرت مولانا سید غلام عبدالصمد چشتی

آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف

ناشر

تحریک خدمت خلق قصبہ پھپھوند شریف ضلع اوریا یو پی

نام کتاب: ضروری مسائل دینیہ

تالیف: اہلیہ محترمہ حضرت مولانا سید غلام عبدالصمد چشتی
آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف

تصحیح وتصدیق: حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی قبلہ
شیخ الحدیث جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

کمپوزنگ: مولانا محمد عابد چشتی ثقافی استاذ جامعہ صمدیہ

پروف ریڈنگ: مولانا احکام علی چشتی، مولانا کوثر علی نعمانی

اشاعت: رجب المرجب ۱۴۳۶ھ/مئی ۲۰۱۵ء

تعداد اشاعت: 1100

قیمت 40/روپے

ملنے کے پتے

☆ خواجہ بک ڈپو مٹیا محل جامع مسجد دہلی

☆ مکتبہ صمدیہ جامع مسجد پھپھوند شریف

☆ شعبہ نشر واشاعت جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

بفیضِ روحانی

سند المحققین سید المفسرین، اعلم العلماء، صدر مجلس علمائے اہل سنت حافظ کلام باری وصحیح بخاری

حضرت علامہ سید شاہ خواجہ عبد الصمد چشتی مودودی رضی اللہ عنہ

(ولادت ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۳ء۔ وصال ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

☆☆☆☆☆

رئیس الفقہاء، محبوب رب ذوالمنن، خواجہ بندہ نواز

سید شاہ مصباح الحسن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ولادت ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء وصال ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء)

☆☆☆☆☆

سید المتوکلین، امام الکاملین، فرد الوقت، اکبر المشائخ، حضرت علامہ

الحاج سید شاہ محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ عنہ

بانی جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند، ضلع اوریا یوپی

(ولادت ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء وصال ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸)

تقریظ جلیل

مفکر قوم وملت حضرت علامہ الحاج سید محمد انور چشتی دام ظلہ العالی

آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف

حامدا و مصلیا و مسلما

دیارِ حافظ بخاری قصبہ پھپھوند شریف میں مسلمانوں کی اصلاح کے لیے حضور حافظِ بخاری اعلم العلما خواجہ سید عبد الصمد چشتی مودودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے ہی مسلسل جد وجہد جاری ہے، اصلاح وموعظت کا یہ مبارک سلسلہ آج بھی پورے آب وتاب کے ساتھ جاری ہے۔ کسی بھی گھر میں اسلامی ماحول پیدا کرنے کے لیے اس گھر کی خواتین کا پابند شریعت ہونا نہایت ضروری ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ مسلم سماج کی عورتوں میں شریعت کے حوالے سے حد درجہ لا پرواہی عام ہوگئی ہے، نہ تو انہیں فرائض وواجبات کی کوئی فکر ہے اور نہ سنن ومستحبات کا علم۔ عورتوں کی بے راہ روی کا اثر ان کے بچے بچیوں پر بھی مرتب ہوتا ہے اور وہ بھی دین سے دور ہو تے جاتے ہیں۔ اسی لیے عورتوں کے درمیان شرعی احکامات کی تبلیغ واشاعت کے لیے ماہانہ مخصوص محافل کے انعقاد کا ارادہ ہوا، جس میں دو گھنٹے کے مختصر دورانیے میں انہیں دین کے ضروری اور اہم مسائل بتائے جائیں۔ چند مہینوں سے یہ پروگرام پوری کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے، اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

عورتوں سے متعلق بہت سارے مسائل ایسے ہیں جنہیں نہ تو ان کے سامنے

بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ وہ شرم وحیا کے سبب پوچھ سکتی ہیں، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آسان زبان و بیان میں انہیں ضروری مسائل پر مشتمل رسائل دیے جائیں جن کا مطالعہ کرکے وہ مسائل کو سمجھیں اوران پر عمل کریں۔ آستانہ عالیہ صمدیہ پر منعقد ہونے والے عورتوں کے مخصوص پروگراموں میں میرے فرزند عزیز مولانا سید غلام عبدالصمد چشتی سلمہ کی اہلیہ جو عالمہ وفاضلہ ہیں، شرکت کرتی رہی ہیں، انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ عورتوں سے متعلق وضو، غسل، نماز اور حیض ونفاس سے متعلق مسائل پر ایک رسالہ مرتب کردیا جائے تاکہ اس کا مطالعہ کرکے اسلامی خواتین اپنی اصلاح کرسکیں، انہوں نے اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا اور زیر نظر رسالہ مرتب کیا، یہ ایک اچھا کام ہے جو میرے لیے باعث مسرت ہے۔ میں نے کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کیا، کتاب کو مفید پایا، معتمد کتابوں کے حوالوں کا بھی خاص التزام کیا گیا ہے۔ عزیز سعید مولانا غلام عبدالصمد چشتی سلمہ کی خواہش پر میں نے اس رسالے کا تاریخی نام ”ضروری مسایل دینیہ ۱۴۳۶ھ“ منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتاب کو شرفِ قبولیت عطا کرے اور عزیزہ مولفہ کے علم، عمل اور عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے، نیز مستقبل میں دینِ متین کی مزید خدمتوں کی توفیق عطا فرمائے آمین **بجاہ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔**

سید محمد انور چشتی — ۹ر رجب المرجب ۱۴۳۶

آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف — ۲۹ر اپریل ۲۰۱۵ء، چہارشنبہ

تقریظ جلیل

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی دام ظلہ العالی
شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

بحمدہ تبارک وتعالیٰ مخدوم گرامی مرتبت حضرت مولانا غلام عبدالصمد میاں صاحب زادہ اللہ تشریفا آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دارالخیر پھپھوند شریف کی اہلیہ محترمہ عالمہ وفاضلہ ہیں آستانہ عالیہ کی دینی اور پرنور فضا نے انہیں یہ احساس دلایا کہ جس طرح آستانہ عالیہ کے مخدومین دین وسنیت کی خدمات کو اپنا سرمایہ حیات سمجھتے ہیں مجھے بھی خواتین اسلام کے لیے کچھ دینی کام کرنا چاہیے، انہوں نے اسی حمیت ومحبت میں اپنے قلم کو رواں دواں کیا اور کتب معتبرہ کے حوالہ جات کے ساتھ خواتین اسلام کے لیے روزمرہ پیش آنے والے مسائل شرعیہ کو مرتب کیا اس خادم نے ازاول تا آخر اس رسالے کا مطالعہ کیا بحمدہ تعالیٰ مسائل صحیحہ پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ اگرچہ ضخامت کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن اپنی مکانت کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے مقبول فرمائے اور خواتین اسلام کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

اسیر اکبر المشائخ

محمد انفاس الحسن چشتی — ۹ر رجب المرجب ۱۴۳۶

خادم الطلبہ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف — ۲۹ر اپریل ۲۰۱۵ء، چہارشنبہ

تقدیم

حضرت مولانا سید غلام عبد الصمد چشتی

آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دار الخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا

الحمد الله حمد الشاکرین و الصلاۃ و السلام علی ابی الفاطمة سید المر سلین. اما بعد!

مسلم معاشرے میں خواتین کی اکثریت ناخواندہ اور غیر تعلیم یافتہ ہے۔بعض خاندان کے افراد تعلیم و تعلم سے دل چسپی رکھتے بھی ہیں تو دنیاوی تعلیم سے،انہیں دینی تعلیم کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا،اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر دینی جذبہ نہیں ہوتا وہ دینی تعلیم کے حصول کو ضیاع وقت سمجھتے ہیں،ستم بالاے ستم یہ کہ ایک طبقے میں دینی تعلیم کے حصول کو فرسودگی کی علامت سمجھا جارہا ہے،ماں باپ اپنے بچوں اور بچیوں کو دینی مدارس کے بجائے اسکول کالج بھیجنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔بچیوں کو دینی تربیت اور اسلامی طریقہ زندگی سکھانے کے بجائے فیشن اور بے حیائی کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، حالاں کہ بچوں کی طرح بچیوں کو بھی دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا از حد ضروری ہے، کیوں کہ ان بچیوں کی صحیح تربیت ہو جائے تو ان کے ذریعہ ایک خاندان کی اصلاح ہوسکتی ہے، ایک نسل کو دین سے قریب کیا جاسکتا ہے،لیکن ہماری غفلت کے سبب بناتِ حوا دن بہ دن اسلامی احکامات سے نا آشنا ہوتی جارہی ہیں، انہیں نہ تو پاکی حاصل کرنے کا طریقہ معلوم ہے اور نہ ہی نماز پڑھنے کا طریقہ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم سماج کی عورتوں تک اسلام کے صحیح احکام پہنچائے جائیں اور انہیں ان پر عمل پیرا ہونے کے لیے تاکید کی جائے، یہ ایک عمل خیر ہے اور امت مسلمہ کا فرضِ منصبی بھی۔

شرم وحیا عورت کا خاص وصف ہے، اسی فطری حیا کی وجہ سے بعض عورتیں بہت سارے ایسے مسائل جن کا ان کو جاننا ضروری ہے لیکن وہ کسی سے پوچھ نہیں سکتیں ،ایسی صورت میں آسان لب و لہجے کی کتاب ان کے لیے سب سے زیادہ معاون ہوتی ہے، زیر نظر کتاب ''ضروری مسائل دینیہ'' اسی جذبہ اصلاح کے تحت تحریر کی گئی ہے، جس کی مولفہ میری شریکِ حیات ہیں، جو بفضلہٖ تعالیٰ عالمہ وفاضلہ بھی ہیں اور دینی واصلاحی جذبہ رکھتی ہیں۔اس رسالے میں انہوں نے وضو،غسل ،نماز اور حیض ونفاس کے مسائل آسان زبان میں بیان کیے ہیں۔مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ خواتین کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوگا،اور خواتین اس رسالے کو پڑھ کر اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا سلیقہ سیکھیں گی۔

استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی دام ظلہ العالی، شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف نے اپنی شدید علالت کے باوجود میری گزارش پر پوری کتاب کا مطالعہ فرما کر اپنی تصدیق وتصویب سے نوازا، ان کی اس عنایت کریمانہ پر میں بے حد شکر گزار ہوں۔

کتاب کو طباعت کے مرحلہ تک پہنچانے میں مولانا محمد ساجد رضا مصباحی

اور مولانا احکام علی چشتی مصباحی ،مولانا محمد عابد چشتی ثقافی، اساتذہ جامعہ صمدیہ نے مخلصانہ تعاون پیش کیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائے اور مولفہ کتاب کو دنیا و آخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین .

۹ / رجب المرجب ۱۴۳۶ — **سید غلام عبد الصمد چشتی**

۲۹ / اپریل ۲۰۱۵ء، چہارشنبہ — آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف

پیش لفظ

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ دین کا سیکھنا جس طرح مردوں پر ضروری ہے اسی طرح عورتوں پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ضروری مسائل کے متعلق مناسب حد تک معلومات حاصل کریں، مگر افسوس کہ آج کی مسلم خواتین اپنے مسائل سے افسوس ناک حد تک ناواقف ہیں، انہیں یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ نماز کس طرح ادا کی جائے گی، وضو کا صحیح طریقہ کیا ہے، حیض، نفاس اور استحاضہ کے احکامات کیا ہیں وغیرہ وغیرہ اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی اپنی جگہ کسی حد تک تسلیم کی جا سکتی ہے کہ بازار میں اسلامی مسائل پر دستیاب جتنی بھی کتابیں ہیں ان میں خواتین کے مسائل کا تذکرہ ضمنی طور پر ہی کیا گیا ہے ایسی صورت میں ان کتابوں کے مطالعے سے جو بے رغبتی ہوتی ہے اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے، انہیں امور کے پیش نظر میں نے یہ ارادہ کیا کہ ایک چھوٹا سا رسالہ عام فہم زبان میں اس طرح ترتیب دیا جائے کہ اس میں خاص طور سے عورتوں کے مسائل کا احاطہ ہوتا کہ وہ ایک جگہ اپنے مسائل کا مطالعہ کر سکیں۔

حافظ بخاری سیدی سرکار خواجہ عبد الصمد چشتی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں اپنی اس تالیف کے ذریعے خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں جن کی روحانی امداد و اعانت سے مجھ جیسی ناچیز کو اس رسالے کی تالیف کی توفیق حاصل ہوئی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو وہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کا اجر ہمیں اور سارے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں عطا فرمائے

مولفہ

فہرست مشمولات

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نماز اللہ کی فرض کردہ ساری عبادتوں میں انتہائی اہمیت کی حامل اور ممتاز عبادت ہے جس کی ادائیگی کا حکم مرد و عورت دونوں کو یکساں طور پر دیا گیا ہے مگر نماز کو ادا کرنے کے لیے کچھ چیزوں کو لازم کر دیا گیا جن کے بغیر نماز کے ادا ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے ان میں سب سے پہلا نام آتا ہے وضو کا۔ وضو کے بغیر کوئی بھی نماز خواہ وہ فرض ہو یا پھر سنت یا پھر نفل ادا نہیں ہو سکتی ہے ہر نماز کے پہلے وضو کا کرنا ضروری ہے اس لیے نماز کے مسائل اور فضائل پر گفتگو سے پہلے وضو کے فضائل اور مسائل پر مختصر روشنی ڈالنے جا رہی ہوں تا کہ جو چیز نماز سے پہلے ہی ضروری ہے اس سے بخوبی واقفیت ہو جائے۔

وضو کے فضائل احادیث کی روشنی میں

حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منھ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے (صحیح بخاری ج:۱ص:۱۷)

حدیث:۔ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتا ہے تو ناک کے

گناہ نکل جاتے ہیں اور جب منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی خطائیں نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز ادا کرنا اس کے علاوہ ہے۔

(سنن نسائی ص: ۲۵ کتاب الطھارۃ باب مسح الاذنین مع الرأس)

حدیث :۔حضرت امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔ (المعجم الاوسط باب التیمم)

حدیث :۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۱۲۴ باب ما جآء انه یصلی الصلوٰة بوضوء واحد)

حدیث :۔حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے " اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ " اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (صحیح مسلم ص: ۱۴۴ کتاب الطھارۃ باب ذکر للمستحب عقب الوضوء)

وضو کے مسائل

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ "

ترجمہ:۔اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ"

مذکورہ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وضو میں چار فرض ہیں:

(۱)۔منہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

منہ دھونا۔ لمبائی میں شروع پیشانی یعنی بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہانا فرض ہے۔(در مختار مع رد المحتار کتاب الطھارۃ ج: ۱ ص: ۲۱۷)

مسئلہ:۔ ہونٹوں کا وہ حصہ دھونا فرض ہے جو عادۃً ہونٹوں کو بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے۔ یوں ہی رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے(در مختار مع رد المحتار کتاب الطھارۃ مطلب فی معنی الانشقاق)

مسئلہ:۔ اگر ناک چھیدی ہے تو اس میں پانی بہانا ضروری ہے یوں ہی اگر "لونگ" وغیرہ پہنی ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اسی طرح پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے (فتاویٰ رضویہ)

کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا:۔ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ برابر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا (فتاویٰ ھندیہ کتاب الطھارۃ الباب الاول فی الوضوء)

مسئلہ:۔ ہر قسم کے گہنے چھلے، انگوٹھیاں، کنگن، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنی تنگ ہوں کہ پانی نیچے سے نہ بہے گا تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر ہلانے سے پانی بہہ جائے گا تو اتارنا ضروری نہیں بلکہ ہلانا ہی کافی ہے۔

مسئلہ:۔ بجائے پانچ انگلیوں کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے (فتاویٰ ھندیہ)

چوتھائی سر کا مسح:۔ کرنا فرض ہے۔

مسئلہ:۔ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ لٹکے ہوئے بالوں پر اور چوٹی پر مسح ہرگز کافی نہیں (عامہ کتب)

پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا:

مسئلہ:۔ بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھ لیتے ہیں کہ اس کے نیچے پانی نہیں بہتا اس سے بچنا ضروری ہے کیوں کہ ایسی صورت میں وضو نہیں ہوتا لیکن اگر زخم ہے اور اس پر پٹی بندھی ہے تو اگر پٹی کھول کر اس پر پانی بہانے سے زخم بڑھ جانے کا خطرہ ہے تو اس پر مسح کافی ہے۔(عامہ کتب)

مسئلہ:۔ پیروں میں اگر عورتیں بچھیا وغیرہ پہنیں ہوں تو اگر اتنی ٹائٹ ہو کہ بغیر ہلائے پانی نہ بہے تو ہلانا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

وضو کی سنتیں

وضو میں مندرجہ ذیل چیزیں سنت ہیں جن کا کرنا باعث ثواب و برکت ہے اور ترک کرنے پر بے شمار برکتوں سے محرومی ہے ملاحظہ کریں۔

حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا، بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرنا، وضو کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا، وضو کے اعضا تین تین بار دھونا، تین چلو سے تین کلی کرنا کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ کرنا، تین چلو سے تین بار ناک میں اس طرح پانی چڑھانا کہ جہاں تک نرم ہڈی ہوتا ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے، داہنے ہاتھ کے چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا، بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ کر صاف کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، ترتیب (یعنی پہلے منہ پھر ہاتھوں کو دھویا جائے پھر سر کا مسح کیا جائے پھر پاؤں دھویا جائے)، دھوئے ہوئے پہلے عضو کے سوکھنے سے پہلے دوسرے عضو کو دھولینا۔

وہ چیزیں جو وضو میں مکروہ ہیں

وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا، وضو کا پانی نجس جگہ گرانا، وضو کے اعضا سے برتن میں پانی کے قطرے ٹپکانا، پانی میں رینٹھ یا کھکھار ڈالنا، قبلہ کی طرف کلی کرنا، بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا، ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا، پانی اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو، منہ پر پانی مارنا، منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا، صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا، گلے کا مسح کرنا، الٹے ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا، داہنے ہاتھ سے ناک

صاف کرنا، اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا، تین نئے پانیوں سے تین بار مسح کر لینا
، جس کپڑے سے استنجا کا پانی خسک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا، دھوپ کے
گرم پانی سے وضو کرنا، کسی سنت کو چھوڑ دینا۔ (بہار شریعت)

اسلامی بہنوں کے وضو کرنے کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے نیت کریں اور وضو کے لئے پاک وصاف جگہ بیٹھیں تا کہ وضو
کا پانی پاک جگہ گرے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کریں اور وضو کی دعا پڑھیں ''
بسم اللہ العظیم والحمد للہ علیٰ دین الاسلام'' پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں
اس طرح کہ انگلیوں کی درمیانی جگہ میں پانی بہنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ پھر
مسواک کریں اور مسواک نہ ہو تو انگلیوں سے دانتوں کا ملنا کافی ہے پھر داہنے ہاتھ میں
پانی لے کر تین چلو سے تین مرتبہ کلی کریں کہ منہ کے اندرونی حصہ میں ہر جگہ پانی بہہ
جائے، صرف تھوڑا پانی چلو میں لے کر کلی کر لینے کو کلی نہیں کہتے جب تک کہ منہ کے اندر
ہر ہر حصے پر پانی نہ بہہ جائے کلی نہ ہوگی اور اگر روزے سے نہ ہوں تو غرارہ بھی کریں
پھر بائیں یعنی الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں پھر داہنے ہاتھ
میں تین چلو پانی سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں۔ اس طرح کہ پانی ناک کی نرم
ہڈی تک پہنچ جائے، پھر منہ دھوئیں اس طرح کہ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر شروع
پیشانی یعنی بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک لمبائی میں اور چوڑائی
میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہائیں، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں
تک تین بار دھوئیں اس طرح کہ پہلے داہنا یعنی سیدھا ہاتھ پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں

پھر کہنیوں سے لے کر ناخن تک اس طرح پانی بہائیں کہ ایک رونگٹا بھی سوکھا نہ رہ
جائے ورنہ وضو نہ ہوگا اسی طرح بائیں یعنی الٹے ہاتھ پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں پھر
سیدھے ہاتھ کی طرح دھوئیں، ہاں پانی بہانے سے پہلے تر ہاتھ کا پھیرنا یا تیل کی طرح
پانی چپڑنا مستحب ہے کہ ایسا کرنے سے پانی جلد کے تمام حصہ پر بہہ جاتا ہے (درمختار
)۔ اور اگر ہاتھوں میں انگوٹھیاں وغیرہ پہنیں ہوں تو ہلانا ضروری ہے اگر بغیر ہلائے پانی
بہہ جائے تو ہلانے کی ضرورت نہیں۔ پھر سر کا مسح کریں اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کے
انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کو چھوڑ کر سیدھے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرا لٹے ہاتھ کی
تینوں انگلیوں کے سر سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر سر کے پچھلے حصے پر کھینچتے
ہوئے اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہیں سے یعنی سر کے
پچھلے حصے پر ہتھیلیوں کو رکھ کر مسح کرتے ہوئے پیشانی تک لے آئیں پھر دونوں
ہاتھوں کی پہلی انگلی (یعنی کلمے کی انگلی) کے پیٹ سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح
کریں پھر انگوٹھے کے پیٹ سے کانوں کے باہری حصے کا مسح کریں پھر انگلیوں کی
پشت سے یعنی پیچھے سے گردن کا مسح کریں۔ اور گلے کا مسح نہ کریں، پیروں کی انگلیوں
کا خلال کریں اس طرح کہ بائیں یعنی الٹے ہاتھ کی چھنگلی سے داہنے یعنی سیدھے پیر
کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں یعنی الٹے پیر کے انگوٹھے
سے شروع کرے چھنگلیا پر ختم کرے، پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں
پہلے سیدھا پیر پھر الٹا پیر دھوئیں۔ اور اگر پیروں میں بچھیا وغیرہ پہنی تو ہلانا ضروری ہے
اگر بغیر ہلائے پانی بہہ جائے گا تو ہلانا ضروری نہیں۔ پھر وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ

دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ " پھر آسمان کی طرف دیکھ کر یہ پڑھے " **اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله** " پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لیں کہ اس میں بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

نوٹ:۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ وضو کے لوٹے میں یا جس برتن میں وضو کے لئے پانی رکھا ہو اس پانی میں انگلیاں وغیرہ بغیر دھلے نہ ڈوبے ورنہ وہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور مستعمل پانی سے وضو اور غسل نہیں ہوتا اور اگر نل یا ٹونٹی وغیرہ سے وضو کریں تو اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ پانی فضول نہ گرے کہ فضول خرچی منع ہے۔

وہ خاص مقامات وضو میں جن کی خاص احتیاط مرد و عورت سب پر لازم ہے

پچیس اعضا ایسے ہیں جن میں خاص احتیاط ضروری ہے:

(۱) پانی مانگ یعنی ماتھے کے سرے پڑنا (۲) پٹیاں جھکی ہوں تو انہیں ہٹا کر پانی ڈالنا تا کہ پیشانی کا وہ حصہ جو ان کے نیچے ہے دھل جائے۔ (۳) بھوؤں کے بال چھدرے ہوں تو کھال پر ضرور پانی بہانا (۴) آنکھوں کے چاروں کوئے (۵) پلک کا ہر ہر بال (۶) کان کے پاس تک کنپٹی (۷) ناک کا سوراخ اگر کوئی گہنا یا تنکا ہو تو اسے پھرا پھرا کر دھار ڈالنا بشرطے کہ بالکل بند نہ ہو گیا ہو (۸) لب کا ظاہر رہنے والا حصہ (۹) ٹھوڑی کی ہڈی اس جگہ تک جہاں نیچے کے دانت جمے ہیں

(۱۰) ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں (۱۱) انگلیوں کی کروٹیں جو ملنے پر بند ہو جاتی ہیں (۱۲) دسوں ناخنوں کے اندر کی خالی جگہیں (۱۳) ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر حصہ (۱۴) کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۱۵) آرسی، چھلے، کلائی کے ہر گہنے کے نیچے (۱۶) عورتوں کو فینسی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے انہیں ہٹا ہٹا کر پانی بہانا (۱۷) چوتھائی سر کا مسح فرض ہے پوروں کے سرے گزار دینا اکثر اس مقدار کو کافی نہیں ہوتا۔ (۱۸) پاؤں کی آٹھوں گھائیاں (۱۹) انگلیوں کی کروٹیں (۲۰) ناخنوں کے اندر کسی سخت چیز کا نہ ہونا (۲۱) پاؤں کے چھلے اور گہنا گٹوں پر یا گٹوں کے نیچے ہو اس کے نیچے پانی بہانا (۲۲) گٹے (۲۳) تلوے (۲۴) ایڑیاں (۲۵) کونچیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص: ۴۴۰ تا ۴۴۴)

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ یا پیشاب کرنا، یا پاخانہ پیشاب کے راستے سے کسی اور چیز کا نکلنا، پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا، بدن کی کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے، کھانا، پانی، پت کی منہ بھر قے آنا یعنی الٹی کرنا اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں، بے ہوش ہونا، جنون ہونا یعنی پاگل ہونا، کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں، دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا، ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں اس سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتی ہیں (عامہ کتب)

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ''وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا''
یعنی اگر تم جنب ہو تو خوب پاکی حاصل کرو یعنی غسل کرو۔ (سورہ مائدہ آیت ۶)

اس آیت کریمہ میں ناپاک ہونے کی صورت میں غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا ہر اسلامی بہن کا یہ فریضہ ہے کہ وہ غسل کرنے کا صحیح طریقہ، اس کے فرائض ، اور اسباب نیز اس کے متعلق دیگر مسائل کو اس قدر جان لے جتنے کی ضرورت اکثر زندگی میں پڑتی ہے اس لئے کہ جب تک مذکورہ چیزوں کا علم نہیں ہوگا اس وقت تک غسل صحیح نہیں ہوگا اور جب غسل درست نہیں ہوگا تو اس کے ذریعہ پڑھی جانے والی ساری نمازیں بیکار اور برباد جائیں گی مندرجہ ذیل سطور میں ہم ترتیب وار ضروری چیزیں ذکر کر رہے ہیں۔

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں:

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔

کلی:۔ اس طرح کرنا چاہئے کہ منھ کے ہر گوشے میں ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے تھوڑا سا پانی لے کر کلی کر لینا کہ ہونٹ اور زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے تو غسل کا فرض ادا نہیں ہوگا

مسئلہ:۔ اگر دانتوں میں کوئی ایسی چیز پھنسی ہو کہ جو پانی کو بہنے سے روکے جیسے چھالی یا

گوشت کے ریشے وغیرہ تو اس کا چھڑانا ضروری ہے اور اگر اس کے چھڑانے میں تکلیف ہو تو حرج نہیں جیسے زیادہ پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے کہ اس کو چھڑانے سے مسوڑھے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں معاف ہے (فتاوی رضویہ کتاب الغسل جلد ا ص:۹۵)

ناک میں پانی چڑھانا:۔ اس طرح کہ دونوں نتھنوں میں نرم جگہ تک پانی پہنچ جائے کہ بال برابر جگہ بھی نرم ہڈی تک بھیگنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے اگر ناک چھیدی ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر لونگ یعنی پھول وغیرہ پہنی ہو تو اسے حرکت دینا ضروری ہے (درمختار و فتاوی رضویہ ج:ا ص:۹۶ کتاب الغسل)

تمام بدن پر پانی بہانا:۔ یعنی سر کے بال سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر حصے اور ہر رونگٹے پر پانی بہانا ضروری ہے اگر بال برابر جگہ بھی بھیگنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا (درمختار مع ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر بدن پر کوئی زخم ہے اور اس پر پٹی بندھی ہے تو اس کا کھولنا ضروری ہے لیکن اگر اس کے کھولنے میں تکلیف ہو تو مسح کافی ہے اسی طرح بیماری یا درد کی وجہ سے اس پر پانی بہانا نقصان دے تو اس پر بھی مسح کافی ہے (درمختار)

غسل فرض ہونے کے اسباب

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ایک بھی پائی جائے تو غسل فرض ہو جاتا

ہے۔

(۱)منی:۔یعنی سفید رطوبت کا اپنی جگہ سے شہوت یعنی لذت کے ساتھ شرمگاہ سے نکلنا غسل کوفرض کرتا ہے(در مختار کتاب الطهارة ج : ۱ ص: ۳۲۵)

مسئلہ:۔منی یعنی سفید رطوبت اگر شہوت یعنی لذت کے ساتھ نہ نکلی ہو بلکہ پیشاب کے وقت یا بوجھ اٹھانے یا بلند جگہ سے گرنے کی وجہ سے نکلی ہو یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔(الفتاوی الهندية الباب الاول فی الوضوء الفصل الخامس ج: ۱ ص: ۱۰)

(۲)احتلام:۔سوکر اٹھی اور پھر بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی ہونے کا یقین یا شک ہو تو غسل فرض ہے۔(عالمگیری الباب الثانی فی الغسل الفصل الثالث ج: ۱ ص: ۱۴،۱۵)

مسئلہ:۔لیکن اگر یہ یقین ہو کہ یہ منی نہیں ہے بلکہ پیشاب یا پسینہ یا کچھ اور ہے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔اسی طرح اگر خواب یاد ہے مگر اس کا اثر کپڑے یا بستر وغیرہ پر نہ ہو تو غسل فرض نہیں ہوگا۔

(۳)دخول حشفہ:۔یعنی مرد کی شرمگاہ کا سر عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کرتا ہے(فتاویٰ هنديه كتاب الطهارة ج: ۱ ص: ۱۵)

مسئلہ:۔مرد کے آلۂ تناسل کا سر عورت کی فرج (شرمگاہ) میں داخل ہونا غسل کو فرض کرتا ہے،شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔

(۴)حیض:۔کا ختم ہونا غسل کو فرض کرتا ہے۔

(فتاوی هنديه ج: ۱ ص: ۱۵)

(۵)نفاس:۔کا ختم ہونا غسل کوفرض کرتا ہے۔(در مختار كتاب الطهارة ج: ۱ ص: ۳۳۴)

اسلامی بہنوں کے غسل کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے غسل کے لئے پاک وصاف پانی لیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ انگلیوں کو بغیر دھوئے پانی میں نہ ڈالیں ورنہ وہ پانی مستعمل ہو جائے گا کہ استعمال کیے ہوئے پانی سے وضو اور غسل نہیں ہوتا۔اکثر عورتیں اس بات کا خیال نہیں کرتیں۔اس کے بعد نیت کریں اور نہاتے وقت فضول باتیں نہ کریں۔اور دھوپ کے گرم پانی سے نہ نہائیں کہ اس سے برص یعنی سفید داغ کی بیماری کا اندیشہ ہے، یوں ہی کھلے آسمان کے نیچے بھی عورتیں نہانے سے بچیں۔نہاتے وقت قبلہ کی طرف منھ نہ کریں۔پھر دونوں ہاتھ کوگٹوں تک تین بار دھوئیں اس کے بعد استنجے کی جگہ دھوئیں اور بدن پر جہاں کہیں بھی نجاست لگی ہو اسے دھوئیں پھر نماز کی طرح وضو کریں اگر ایسی جگہ بیٹھی ہوں جہاں سے پانی نہیں بہتا بلکہ بھرا رہتا ہے تو پیر نہ دھوئیں۔ہاں اگر ایسی جگہ بیٹھی ہوں جہاں سے پانی بہہ جاتا ہے تو پاؤں بھی دھولیں۔پھر تمام بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں خصوصاً جاڑے میں، پھر تین بار سیدھے مونڈھے پر پانی بہائیں پھر تین بار الٹے مونڈھے پر پانی بہائیں پھر تین بار سر پر اور تمام بدن پر پانی بہائیں کہ بال برابر جگہ بھی بھیگنے سے نہ رہ جائے یعنی پانی بہنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا اور ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر آپ پر نہ پڑے اور بیٹھ کر نہائیں کسی قسم کی بات چیت

نہ کریں اور نہ کوئی دعا پڑھیں اور نہانے کے فوراً بعد کپڑے پہن لیں۔ (عامہ کتب)

غسل کی چند سنتیں

غسل کی نیت کرنا، دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا، پھر استنجے کی جگہ دھونا، خواہ نجاست ہو یا نہ، پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کرنا، نماز جیسا وضو کرنا، بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا، داہنے مونڈھے پر پھر بائیں مونڈھے پر پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا، تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا، نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا، ہاں اگر کپڑا پہن کر نہاتی ہو تو کوئی حرج نہیں، نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا، کوئی دعا نہ پڑھنا، عورت کو بیٹھ کر نہانا، نہانے کے بعد فورا کپڑا پہن لینا۔

(فتاویٰ عالم گیری)

وہ اعضا جن کی احتیاط غسل میں عورتوں پر لازم ہے

(۱) گندھی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنا (۲) اس طرح سخت گندھی ہے کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کھول کر جڑ سے نوک تک تر کرنا (۳) ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا (۴) پستان وشکم کے جوڑ کی تحریر (۴) فرج خارج کے چاروں لبوں کی جیبیں جڑ تک (۶) گوشت پارہ بالا کی ہر پرت (۷) گوشت پارہ زیریں کی سطح زیریں (۸) اس پارے کے نیچے کی خالی جگہ، غرض کہ فرج خارج کے ہر گوشے پرزے کنج کا خیال لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱، ص:۴۵۰)

وہ اعضا جن کا دھونا تکلیف کے باعث معاف ہے

(۱) عورت کے گندھے ہوئے بال (۲) آنکھوں کے ڈھیلے (۳) ناک کان کے

زیوروں کے وہ سوراخ جو بند ہو گئے (۴) مکھی یا مچھر کی بیٹ جو بدن پر ہو اس کے نیچے (۵) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کی کا جرم لگا رہ گیا (۶) دانتوں کا جما ہوا چونا (۷) مسی کی ریخیں (۸) بدن کا میل (۹) ناخون میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی (۱۰) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو اگرچہ مرد کا (۱۱) پلک میں سرمہ کا جرم (۱۲) عورت کے ناخن میں جما ہوا آٹا (۱۳) ہلتا ہوا دانت اگرچہ تار سے جکڑا ہو معاف ہے اگرچہ پانی تار کے نیچے نہ بہے کہ بار بار کھولنا ضرر دے گا (۱۴) پٹی جو زخم پر بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان ہو تو معاف ہے (۱۵) ہر وہ جگہ کہ کسی مرض یا درد کے سبب اس پر پانی بہنے سے نقصان ہوگا (۱۶) پان کے ریزے (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص:۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴)

☆☆☆☆

حیض کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

"وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ" (البقرة ۲۲۲)

ترجمہ:۔ اے محبوب! لوگ تم سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم فرمادو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے اس جگہ سے جاؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

چنانچہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حیض کے دنوں میں عورتوں سے ہم بستری (مجامعت) کرنے سے منع فرمایا کیوں کہ وہ نجس چیز ہے۔

حیض کے بارے میں چند احادیث کریمہ

حدیث :۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" جماع کے سوا ہر شے کرو" اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ و

سلم) ہماری ہر بات کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں اس پر اسید بن خضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے آکر عرض کیا کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کیا کریں کہ پوری مخالفت ہو جائے اتنا سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے جانے کے بعد دودھ کا ہدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور دودھ پلایا تو وہ سمجھ گئے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا (صحیح مسلم حدیث ص: ۱۷۱)

حدیث :۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لئے نکلے جب سرف (مکہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ کیا تو حائضہ ہوگئی ہے عرض کی ہاں، فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالی نے بنات آدم پر رکھ دیا ہے تو سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی (صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۱۲۰)

حدیث :۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض والی سے ہم بستری کرے یعنی جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی (جامع ترمذی ج:۱ص:۳۲۸)

حدیث :۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں
میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک
رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی
تو حضور اپنا دہن مبارک اس جگہ رکھتے جہاں میرا منھ لگا تھا۔(صحیح مسلم ص:۱۷۱)

حیض کی حکمت

بالغہ یعنی جوان عورت کے بدن میں قدرتی ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا
ہو جاتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچہ کے دودھ پینے
کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے
زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے شروع
کے ایام میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا ہو وہ خون اگر بدن
سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔

حیض کے چند ضروری مسائل

مسئلہ:۔ بالغہ جوان عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا
ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو
تو استحاضہ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں.(فتاوی ھندیہ کتاب الطھارۃ
الفصل الاول فی الحیض ج: ۱ ص: ۳۶)

مسئلہ:۔کم سے کم نو ۹ برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے
کی ۵۵ پچپن سال ہے (فتاوی ھندیہ کتاب الطھارۃ الباب السادس فی الدماء)

مسئلہ:۔حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے بہتر ۷۲ گھنٹے
ہیں۔ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں یعنی بہتر ۷۲ گھنٹے میں اگر ایک منٹ بھی کم
ہے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔اور زیادہ سے زیادہ دس ۱۰ دن اور
دس ۱۰ راتیں ہیں (فتاوی ھندیہ کتاب الطھارۃ الباب السادس فی الدماء المختصۃ
بالنساء الفصل الاول ج: ۱ ص: ۳۶)

مسئلہ:۔۷۲ بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں مثلاً آج صبح کو
ٹھیک نو ۹ بجے خون آنا شروع ہوا تو کل ٹھیک نو ۹ بجے ایک دن رات ہوگا اسی طرح
دوسرے دن صبح کو ٹھیک نو ۹ بجے دو دن رات ہونگے اور تیسرے دن صبح کو ٹھیک نو ۹ بجے
تین دن تین راتیں ہو جائیں گی اب اس سے کچھ کم آئے تو استحاضہ ہے یعنی بیماری کا
خون ہے (عامہ کتب)

مسئلہ:۔دس دن رات سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے
آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آ چکے ہیں اور
عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے اسے یوں سمجھیں
کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہیں اور بارہ ۱۲ دن آیا تو پانچ
دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے۔اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن
کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ یعنی ہر
مہینے پچھلے مہینے سے حساب لگا لیں(فتاویٰ ھندیہ کتاب الطھارۃ الفصل الاول فی الحیض
ج: ۱ ص۳۷)

مسئلہ:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حیض ہوگا بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔ (در مختار مع رد المحتار کتاب الطهارة باب الحیض ج : ۱ ص : ۵۲۳)

مسئلہ:۔ حیض کے چھ۶ رنگ ہیں (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ:۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ (فتاویٰ ہندیۃ کتاب الطهارة البا ب السادس فی الدماء المختصة بالنساء)

مسئلہ:۔ جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا، حیض ہے اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کرے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ کسی کو پورے تین دن تین رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لئے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں کہ عادت بدل گئی (کتب فقہ)

مسئلہ:۔ جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانے میں نماز اور روزہ کے لئے ہر مہینے میں دس دن حیض کے سمجھے بیس دن استحاضہ کے (رد المحتار کتاب الطهارة باب الحیض ج : ۱ ص : ۵۲۵)

مسئلہ:۔ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا خون حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں ہی استحاضہ ہیں (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے اگر بچہ آدھے سے زیادہ نکل چکا ہے تو وہ خون نفاس کا ہے۔ (در مختار مع رد المحتار کتاب الطهارة باب الحیض ج : ۱ ص ۵۲۴)

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یوں ہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے (درمختار مع ردالمحتار)

نفاس کے چند ضروری مسائل

مسئلہ:۔ نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں بلکہ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد اگر ایک قطرہ بھی خون آیا تو وہ بھی نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ کی مدت چالیس دن

چالیس راتیں ہیں

مسئلہ:۔کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اسے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے اور اگر پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ اس طرح سمجھئے کی عادت تیس ۳۰ دن کی تھی اور اس بار پینتالیس ۴۵ دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔(فتاوی ہندیہ)

مسئلہ:۔ پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکلنے کے بعد جو خون آئے نفاس ہے (فتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ:۔نفاس کے خون کے رنگ وہی ہیں جو حیض کے خون کے رنگ ہیں

مسئلہ:۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگر چہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے

مسئلہ:۔حمل اس وقت ساقط ہوا یعنی خراب ہوا کہ بچے کا کوئی عضو بن چکا ہو جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے لیکن حمل اس وقت خراب ہوا کہ بچے کا کوئی عضو نہ بنا تو یہ خون نفاس نہیں اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاکی کے گزر چکے ہیں تو یہ حیض ہے اور تین دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا یا پندرہ دن پاکی کے نہیں گزرے تھے تو استحاضہ ہے(فتاوی ہندیہ وغیرہ)

نوٹ:۔حمل کو ۱۲۰ دن یعنی چار ماہ ہو گئے ہیں تو عضو کا بننا قرار دیا جائے گا۔(فتاوی تاتار خانیہ)

حیض ونفاس والی عورت کا حکم

(۱) حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی یا اس کا چھونا حرام ہے(جوہرہ نیرہ)

(۲) کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے(جوہرہ نیرہ)

(۳) حیض ونفاس کی حالت میں معلّمہ کو اگر قرآن پڑھانا ہے تو سانس توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔(فتاوی ہندیہ)

(۴) حیض ونفاس کی حالت میں قمیص کے دامن یا ڈوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اور اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے(عامہ کتب)

(۵) قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے لیکن ان چیزوں کا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور اذان کا جواب دینا بھی جائز ہے

(۶) ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے اور خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگر چہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے (فتاویٰ ہندیہ)

(۷) حیض ونفاس کے دنوں میں نماز پڑھنا روزے رکھنا حرام ہے اور ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں، لیکن روزوں کی قضا اور دنوں میں فرض ہے یعنی پاکی کے دنوں میں اور ایسی حالت میں سجدہ تلاوت وسجدہ شکر بھی حرام ہے (فتاویٰ ہندیہ وغیرہ)

(۸) نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے (فتاوی ہندیہ)

(۹) حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے یعنی عادت مغرب کے وقت پوری ہوتی اور عصر میں خون آ کر بند ہو گیا تو عصر کے وقت غسل کر کے نماز پڑھے یعنی عصر کے مستحب وقت تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو نہا کر نماز پڑھے

(۱۰) حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا وقت بھی باقی ہے کہ اللہ اکبر کا لفظ کہہ سکے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگی (در مختار مع رد المحتار)

(۱۱) روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اگر چہ دس منٹ پہلے ہی خون آنا شروع ہوا ہو یعنی روزہ کھولنے سے دس منٹ پہلے ہی حیض و نفاس شروع ہوا ہو تو اس کی قضا کرے اور اگر روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار)

(۱۲) سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے (در مختار مع ردالمحتار)

(۱۳) بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پہلے وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس

طرح ممکن ہو پڑھے اگر کھڑی نہ ہو سکے اور نہ رکوع و سجود کر سکے تو اشارے سے پڑھے وضو نہ کر سکے تو تیمّم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوئی توبہ کرے بعد غسل قضا پڑھے یعنی پاک ہونے کے بعد۔

(۱۴) نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جوٹھا کھانے میں حرج نہیں بلکہ جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں اور ان کے برتنوں کو نجس جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بے ہودہ رسموں سے بچنا ضروری ہے۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے اگر چہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو نماز کے قابل جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمّم کریں اور نماز پڑھیں

استحاضہ کے بارے میں چند احادیث

حدیث: ۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض کا نہیں تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دو اور جب جاتے رہیں تو خون دھو اور نماز پڑھ۔ (صحیح مسلم ص:۱۸۳)

حدیث: ۔امام مالک وابوداؤد ودارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا تھا اس کے لئے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا ''اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن اور راتیں حیض آتا تھا اس کی گنتی شمار کرے مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہے تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے''۔(مؤطا امام مالک ج:۱ ص:۷۷)

حدیث :۔ابوداؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا ''جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے''(جامع ترمذی ج:۱ص۱۷۴)

مستحاضہ کا حکم

استحاضہ کا حکم واضح کرنے سے پہلے یہ بتانا چاہوں گی کہ استحاضہ وہ خون ہے جو نہ حیض کی مدت میں آئے نہ نفاس کی مدت میں آئے یعنی حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں تو اگر تین دن تین راتوں سے کم خون آیا تو وہ خون استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے اور نفاس کی مدت چالیس دن چالیس راتیں ہیں تو اگر چالیس دن راتوں سے زیادہ خون آیا تو وہ خون نفاس کا نہیں ہے بلکہ استحاضہ کا ہے یعنی بیماری کا خون ہے۔

(۱) استحاضہ والی عورت پر نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے یعنی ہم بستری۔(فتاویٰ رضویہ)

(۲) استحاضہ والی عورت یعنی جسے مسلسل خون جاری رہتا ہے یعنی اتنا وقت خالی نہیں مل پاتا ہے کہ فرض ادا کر سکے وہ معذور ہے اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے

اور جتنی چاہے اس وضو سے نماز پڑھتی رہے اس خون کے آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا، بلکہ اس کا وضو وقت کے ختم ہونے سے ٹوٹے گا۔(فتاویٰ ہندیہ)

(۳) اگر کپڑے وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا یعنی وہ معذور نہ ہوئی۔(فتاویٰ ہندیہ)

(۴) ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کرے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف یا پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماری وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت (پاکی) کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا (درمختار مع ردالمحتار)

(۵) فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب (سورج) کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہوگا وضو نہیں جائے گا لیکن ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔(درمختار مع ردالمحتار)

(۶) خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور س کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یوں ہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ

کرے۔(درمختار مع ردالمحتار)

(۷) معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے لیکن اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا جس کو قطرے کا مرض ہے تو ہوا نکلنے سے وضو جاتا رہا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے تو قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔

(۸) معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنوں سے آیا وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔(فتاویٰ ہندیہ)

(۹ (اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی آجائے تو اس ترکیب سے نماز پڑھنا فرض ہے۔مثلاً کھڑے ہوکر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔(فتاویٰ ہندیہ)

(۱۰) استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔(عامہ کتب)

(۱۱) اگر کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

☆☆☆☆

چند شرعی اصطلاحات کی تعریف

طہارت کے مسائل کے بعد نماز کے مسائل کا بیان آنے والا ہے، جس میں فقہ کے متعدد اصطلاحات کا ذکر آتا ہے۔مثلاً فرض، واجب، مستحب، سنت، سنتِ موکدہ وغیرہ، اس لیے ضروری سمجھتی ہوں کہ پہلے ان اصطلاحات کی تعریف ذکر کردوں تاکہ اسلامی بہنوں کو مسائل کے سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

فرض: وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر عبادت درست نہ ہو۔

واجب: وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز میں قصداً چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری اور بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم۔

سنت موکدہ: وہ فعل ہے کہ اس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔

سنت غیر مؤکدہ: وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہے۔

مستحب: وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں۔

مباح: وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

حرام: وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہے اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہے۔

مکروہ تحریمی : وہ فعل ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہ گار ہوتا ہے اگر چہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

مکروہ تنزیہی : وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو اور اس سے بچنا بہتر اور ثواب ہو۔

خلاف اولیٰ : وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کا بیان

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

" فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً فَاُولٰئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡئاً " ترجمہ:۔پس ان کے بعد کچھ ناخلف آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چلے پس عنقریب وہ جہنم کی گہری وادی میں جائیں گے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے تو انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز کو ضائع کرتے ہیں یعنی نماز کے اوقات کو گزار کر پڑھتے ہیں جیسے کہ ظہر کی نماز ادا کرنے میں اتنی دیر کر دے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اسی طرح عصر کی نماز میں اتنی دیر کر دے کہ مغرب کا وقت ہو جائے۔اور مغرب کی نماز مین اتنی دیر کر دے کہ عشا کا وقت ہو جاے اور عشا کی نماز

میں اتنی دیر کر دے کہ فجر کا وقت شروع ہو جائے اور فجر کی نماز طلوع آفتاب یعنی سورج نکلنے تک نہ پڑھے اور اسی حالت میں جو شخص مر جائے اور توبہ نہ کرے تو اسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مقام "غیّ" سے ڈرایا ہے غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہبہب" ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے اور یہ کنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے ہے۔ایک اور آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

" فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ " ترجمہ:۔تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز بھولے بیٹھے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ وہ نماز میں مرغ کی طرح چونچیں مارتے ہیں اور رکوع وسجود پورا نہیں کرتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ نماز جائز نہیں جس کے رکوع وسجود میں آدمی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن ابی داؤد ج:۱ ص:۱۳۱)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھتے ہوئے رکوع وسجود کے بعد پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے تو اس کی نماز سنت طریقے پر کامل ادا نہ ہوگی۔اسی طرح نماز میں اطمینان بھی ضروری ہے جیسا کہ وہ پہلے

تھی یعنی نماز میں ہر عضو کو اس کی جگہ پر برقرار رکھا جائے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کہ آپ نے فرمایا وہ شخص بڑا چور ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے عرض کیا گیا نماز میں چوری کیسی ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع، سجدہ اور قرات کو پورا نہ کرنا چوری ہے۔(مجمع الزوائد ج:۲ص:۱۲۰)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ایک پیمانہ ہے جو اس کو پورا کرتا ہے اسے پورا بدلہ دیا جاتا ہے اور جو اس میں کمی کرتا ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کمی کرنے والوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے ارشاد خداوندی ہے " وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ" یعنی ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے تو جو شخص ناپ تول یا نماز میں کمی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو "ویل" سے ڈرایا ہے جو جہنم میں ایک وادی ہے اور جہنم بھی اس کی گرمی سے پناہ طلب کرتا ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ چلے جائیں تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ انہیں لوگوں کا ٹھکانا ہے۔

حضرت امام بخاری حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی (صحیح بخاری ج:۱ص:۱۰۹)

پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن

بندے کے اعمال میں سب پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر وہ درست ہوئی تو اس نے فلاح اور کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا۔(کنز العمال ج:۲ص:۲۸۲)

نماز کے بارے میں چند احادیث کریمہ

حدیث :۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔
(صحیح مسلم ص:۲۸)

حدیث :۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بتاؤ اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا ؟ عرض کیا نہیں فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو یعنی مٹا دیتا ہے۔(صحیح مسلم ص:۳۳۶)

حدیث:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا وقت کے اندر نماز میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد۔(صحیح بخاری ج:۱ص:۱۹۶)

حدیث :۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر وعصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج:۳ص:۶۸)

حدیث:۔حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔(صحیح البخاری ج:۲ص۵۰۱)

حدیث :۔حضرت ابونعیم ،ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔(کنزالعمال ج:۸ص:۱۶۵ کتاب الصلوٰۃ)

حدیث :۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے یعنی گناہ کبیرہ سے بچے۔(صحیح مسلم ص:۱۷۴)

حدیث :۔حضرت امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچے کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کا ہو جائے

اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے سزا دو یعنی مار کر پڑھوانا چاہئے (سنن ابی داؤد ج:۱ص:۷۷)

اب اختصار کے ساتھ نماز پڑھنے کے فائدے اور نماز ترک کرنے کے نقصانات ملاحظہ فرمائیں:

حدیث شریف میں ہے جو شخص پانچ فرض نمازوں کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پانچ اعزازات یعنی فائدے عطا فرماتا ہے:

۱۔اس سے رزق کی تنگی اٹھالیتا ہے۔
۲۔اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔
۳۔اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دے گا۔
۴۔وہ پل صراط پر بجلی کی طرح گزرے گا۔
۵۔اور حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائے گا۔

جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دیتا ہے پانچ دنیا میں تین موت کے وقت تین قبر میں تین قبر سے نکلتے وقت

دنیا میں ملنے والی سزائیں

۱۔اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی
۲۔اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹا دی جاتی ہے
۳۔اسے اللہ تعالیٰ کسی عمل کا اجر نہیں دیتا
۴۔اس کی دعا آسمان کی طرف اٹھائی نہیں جاتی یعنی قبول نہیں ہوتی۔

۵۔اسے نیک لوگوں کی دعا سے حصہ نہیں ملتا۔

موت کے وقت کی سزائیں یہ ہیں۔

۱۔وہ ذلیل ہوکر مرتا ہے۔

۲۔بھوک کی حالت میں مرتا ہے۔

۳۔پیاسا مرتا ہے اگرچہ دنیا کے تمام سمندروں کا پانی اسے پلایا جائے اس کی پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کی سزائیں یہ ہیں۔

۱۔اس کی قبر تنگ ہوجاتی ہے حتیٰ کے اس کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔

۲۔اس کی قبر میں آگ جلائی جاتی ہے وہ صبح شام انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔

۳۔اس کی قبر پر ایک اژدہا مقرر کیا جاتا ہے جس کا نام ''شجاع اقرع'' ہے اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہیں ہر ناخن ایک دن کی مسافت کے برابر لمبا ہے وہ بے نمازی کو ڈستا ہے اور جب بھی وہ اسے ضرب لگاتا ہے تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جاتا ہے پس وہ قیامت تک قبر میں عذاب پاتا رہے گا وہ عذاب جو قبر سے نکلنے کے بعد میدان محشر میں ہوں گے۔

۱۔حساب کی سختی یعنی بہت سختی کے ساتھ ان کا حساب ہوگا۔

۲۔رب تعالیٰ کی ناراضگی یعنی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۳۔جہنم میں داخلہ یعنی اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

نماز کے شرائط

(۱)**طہارت**: یعنی نمازی کے بدن کپڑے اور اس جگہ کا پاک ہونا جس پر نماز پڑھے۔

(۲)**ستر عورت**: یعنی مرد کو ناف سے گھٹنے تک چھپانا اور عورت کو سوائے منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے پورا بدن چھپانا، ہتھیلی اور قدم کے پورا بدن چھپانا۔عورت اگر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے جس سے اس کے بال کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی، جب تک کہ اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال کا رنگ چھپ جائے۔

(۳)**استقبال قبلہ**: نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا، اگر قبلہ کی سمت میں شبہہ ہو تو کسی سے پوچھ لے، اگر وہاں کوئی دوسرا موجود نہ ہو تو غور وفکر کے بعد جدھر دل جمے اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے، پھر اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ قبلہ دوسری سمت تھا کوئی حرج نہیں، نماز ہوگئی۔

(۴)**وقت**: اگر وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔

(۵)**نیت**: دل کے پکے ارادے کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، اور زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے۔

(۶)**تکبیر تحریمہ**: نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا۔

نماز کے فرائض

نماز میں سات چیزیں فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرات (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ (در مختار کتاب الصلوۃ باب صفة الصلوٰۃ)

تکبیر تحریمہ:۔ یعنی اللہ اکبر کہنا جن نمازوں میں کھڑا ہونا فرض ہے ان میں تکبیر تحرمہ کے لیے بھی کھڑا ہونا فرض ہے کسی نے بیٹھ کر تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز نہ ہوئی (درمختار و ہندیہ)

مسئلہ:۔ اسی طرح اللہ کو "آللہ" یا اکبر کو "آکبر" یا "اکبار" کہا تو نماز نہ ہوگی (در مختار کتاب الصلوۃ باب صفة الصلوۃ)

قیام:۔ یعنی کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا فرض ہے تو اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوئی ہاں نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ اگر عورت بیمار ہے لیکن دیوار یا پھر کسی اور چیز پر ٹیک کر کھڑی ہو سکتی ہے تو نماز کھڑی ہو کر پڑھے آج کل عموما یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا سا بخار آیا یا ہلکی سی تکلیف ہوئی فورا بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہیں حالانکہ وہی عورتیں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اور زیادہ ہی کھڑی ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتی ہیں۔ ان عورتوں کو چاہئے کہ اس مسئلہ سے آگاہ ہو جائیں اور جتنی نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہوں باوجود اس کے کہ وہ کھڑی ہو سکتی تھیں تو ان نمازوں کا دہرانا ضروری ہے یعنی پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

قرات:۔ یعنی فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں قرآن

شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن نہ پڑھا تو نماز نہ ہوگی

مسئلہ:۔ نماز میں تمام حروف مخارج کے ساتھ ادا کئے جائیں اور سری نماز میں اتنی آواز سے قرات کریں کہ خود سنیں اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوگی (فتاوی ہندیہ)

رکوع:۔ یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور پورا یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے اور سر پیٹھ کے برابر رکھے (فتاوی ہندیہ)

مسئلہ:۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ صرف ہاتھوں کو رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں جھکائے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح سیدھے نہ کردیں

سجود:۔ یعنی ناک اور پیشانی زمین پر جم جائے۔ اگر صرف پیشانی یا ناک کی نوک زمین پر رکھی جائے تو نماز نہ ہوگی۔ اگر کسی نرم چیز گھاس، روئی، یا اسپنج کے گدے پر سجدہ کیا اور پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوا۔ سجدہ کے تعلق سے ایک ضروری مسئلہ اور عرض کر دیں جس سے اکثر لوگ لاپرواہی برت رہے ہیں وہ یہ کہ سجدہ میں کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگ جانا شرط ہے اور دونوں پیر کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب اور پانچوں انگلیوں کا پیٹ لگنا سنت ہے اب اگر ایک انگلی کا بھی پیٹ زمین سے نہ لگے تو نماز قطعاً نہ ہوئی اور اگر چھ انگلیوں کا پیٹ زمین سے نہ لگا تو واجب چھوٹ گیا اور نماز مکروہ تحریمی ہوئی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں یعنی بازو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں اور تشہد میں یعنی التحیات میں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں۔

قعدہ اخیرہ :۔ یعنی نماز کی تمام رکعتوں کے بعد اتنی دیر بیٹھ جانا کہ پوری التحیات رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (فتاوی ہندیہ)

مسئلہ:۔چار رکعت والی فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا یعنی تشہد تک نہ پڑھی بلکہ پانچویں رکعت کے لیے کھڑی ہوگئی تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہ بیٹھی اور تیسری کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت ملا لے (غنیۃ المستملی)۔

خروج بصنعہ :۔ یعنی نماز سے باہر آنا۔قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ ایسا کام جو نماز سے نہ ہو اپنے ارادے سے کرنا۔یعنی نماز کو توڑ دینے والا کوئی کام قصداً یعنی جان بوجھ کر کرنے کو ’’خروج بصنعہ‘‘ کہتے ہیں۔جیسے سلام پھیرنا لیکن اس کے علاوہ کوئی اور کام جان بوجھ کر کرنا جو نماز کو توڑ دینے والا ہو تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے(عامہ کتب)

نماز کے واجبات

نماز میں مندرجہ ذیل امور واجب ہیں:

تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کہنا،الحمد پڑھنا،سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت یا

تین چھوٹی آیتیں یا ایک یا دو آیتیں جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا،الحمد کا سورت سے پہلے ہونا،الحمد اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا،قرات کے بعد فوراً ہی رکوع کرنا،ایک سجدہ کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا، تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا،قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا،جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،قعدہ اولیٰ،دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا،سلام پھرتے وقت لفظ السلام دو بار کہنا واجب ہے،وتر میں دعائے قنوت پڑھنا،دعائے قنوت سے پہلے اللہ اکبر کہنا، سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا،دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کے مقدار چپ نہ رہنا،ہر فرض و واجب کا اسی جگہ ہونا،فرض و وتر اور سنت مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ کے تشہد یعنی التحیات کے بعد کچھ اور نہ پڑھنا،ہر رکعت میں رکوع ایک ہی بار ہونا ،سجدہ کا ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا، چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا ،آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

نماز کی سنتیں

تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا،بوقت تکبیر سر نہ جھکانا اور ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا،تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا ،عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا،بعد تکبیر ہاتھ لٹکائے بغیر فوراً باندھ لینا،ثنا، تعوذ،تسمیہ پڑھنا اور آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا پہلے ثنا پڑھنا پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا،رکوع میں تین بار ’’**سبحان ربی العظیم**‘‘کہنا

اورعورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ رکھنا، حالت رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ
لٹکا ہوا چھوڑ دینا، سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا، سجدہ میں کم ازکم
تین بار'' **سبحان ربی الاعلیٰ** '' کہنا، عورت کا بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے
ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دینا، دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد
کے بیٹھنا اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا سجدوں میں ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی
ہوئی ہونا، عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا، داہنا ہاتھ
داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا،
شہادت پر اشارہ کرنا، قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ
پڑھنا۔

سجدہ سہو کسے کہتے ہیں اور اس کے کرنے کا طریقہ

سہو کے معنیٰ بھولنے کے ہیں تو کبھی نماز میں بھول سے کوئی کمی رہ جاتی ہے تو
اس کمی کو پورا کرنے کے لیے قعدہ اخیرہ یعنی فرض وسنت اور نفل کی آخری رکعت میں
التحیات کے بعد دو سجدے کئے جاتے ہیں اس کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات ورسولہ تک پڑھنے
کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد یعنی التحیات درود
ابراہیمی اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

فرائض وواجبات اور سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ:۔فرائض نماز میں سے اگر کوئی فرض بھول کر یا جان بوجھ کر چھوٹ گیا تو نماز نہیں

ہوگی دوبارہ پڑھنی فرض ہے۔

مسئلہ:۔واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب قصداً یعنی جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز
دوبارہ پڑھنی واجب ہے ۔

مسئلہ:۔لیکن اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدہ سہو سے نماز درست ہو جا
ئے گی (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ایک نماز میں چند واجب چھوٹ جائیں تو سب کے لئے ایک ہی
سجدہ سہو کافی ہے (**رد المحتار باب سجود السهو**)

مسئلہ:۔رکوع وسجود اور قومہ (رکوع کرنے کے بعد کھڑے ہونے کو قومہ کہتے
ہیں) اور جلسہ میں (یعنی سجدے کے بعد بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) کم ازکم ایک بار سبحان
اللہ کی مقدار ٹھہرنا بھول گئے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے (فتاوی ہندیہ)

مسئلہ:۔الحمد شریف پڑھنا بھول گئی اور سورت شروع کردی اور ایک آیت
پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔اسی طرح سورت
پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر
سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے (درمختار وفتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ:۔فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصداً ملائی تو
حرج نہیں لیکن ایسا کرنا خلاف اولیٰ ہے (فتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ:۔فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گئی (یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری
میں بیٹھنا) تو نہ لوٹے اور آخری میں سجدہ سہو کرے۔ (در مختار کتاب الصلوۃ باب

سجود السھو)

مسئلہ:۔قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد اتنا پڑھا" اللھم صل علیٰ محمد یا اللھم صل علیٰ سیدنا " تو سجدہ سہو واجب ہے۔اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کی تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر خاموش رہتی جب بھی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے جیسے قعدہ،رکوع،سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔(در مختار مع رد المحتار کتاب الصلوۃ باب سجود السھو ج : ۲ ص: ۶۵۷)

مسئلہ:۔تشہد (التحیات) پڑھنا بھول گئی اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے یوں ہی اگر تشہد کی جگہ الحمد شریف پڑھی جب بھی سجدہ سہو واجب ہو گیا(الفتاوی الھندیہ کتاب الصلوۃ الباب الثانی عشر فی سجود السھو ج : ۱ ص : ۱۲۷)

مسئلہ:۔جس کو رکعت کی تعداد میں شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار اور بالغ ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو اس نماز کو از سر نو پڑھے ،لیکن اگر اس کو یقین ہے کہ چار پوری ہو گئیں تو نماز نہ توڑے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ کئی بار ہو چکا ہے تو جس رکعت کی طرف زیادہ دل جمے اسی رکعت پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین یا چار میں شک ہو تو تین قرار دے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو اختیار کرے۔

مسئلہ:۔شک کی صورتوں میں سجدہ سہو واجب اور غلبہ ظن میں نہیں یعنی اگر پختہ یقین ہو تو نہیں جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ:۔قعدہ اخیرہ بھول گئی یعنی آخری رکعت کا قعدہ بھول گئی اور کھڑی ہو گئی تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدے سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گئی ،لہذا اگر چار رکعت والی نماز ہے تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے تا کہ رکعتیں دو ہو جائیں اور تنہا نہ رہے اگر چہ وہ فجر یا عصر کی نماز ہو مغرب میں نہ ملائے کہ پوری چار ہو گئیں (در مختار مع رد المحتار کتاب الصلوۃ باب سجود السھو ج : ۲ ص: ۶۶۱)

مسئلہ:۔التحیات پڑھنے کی مقدار قعدہ اخیرہ کر چکی تھی اور کھڑی ہو گئی تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔

مسئلہ:۔دعائے قنوت یا وہ تکبیر بھول گئی جو دعائے قنوت پڑھنے کے لیے کہی جاتی ہے تو سجدہ سہو واجب ہے (الفتاوی الھندیۃ کتاب الصلوۃ الباب الثانی عشر فی سجود السھو)

اسلامی بہنوں کے نماز پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منھ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑی ہوں اور نماز کی نیت کرے۔اگر فجر کی دو سنت کی نیت کرنا ہو تو اس طرح کرے '' نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منھ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر'' اسی طرح فرض کی بھی نیت کریں کہ '' نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منھ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر''۔اگر چار فرض یا تین فرض پڑھنا ہو تو دو کی جگہ چار،تین لگائیں ،اگر چار سنت پڑھنا ہو تو دو کی

جگہ چار سنت لگائیں اور وتر کی نیت اس طرح کریں کہ ''نیت کی میں نے تین رکعت نماز وتر واجب کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر'' اور نفل کی نیت میں اس طرح کہیں کہ ''نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر''۔ اور نفل نماز میں وقت لگانا ضروری نہیں۔ نیت میں اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو ڈوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ ہاتھوں کی انگلیاں نہ بالکل ملائے نہ انہیں پھیلائے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے اور اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ نیچے لائے سر نہ جھکائے بلکہ ہاتھ فوراً باندھ لے اس طرح کہ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھے اور ثناء پڑھے '' سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ '' پھر '' **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** '' اور '' **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** '' پڑھے پھر ''الحمد شریف'' پڑھے۔ اس کے بعد کوئی سورت پڑھے یا کوئی بڑی آیت جو چھوٹی تین آیت کے برابر ہو اور الحمد کے بعد پہلی سورت شروع کرے تو بسم اللہ بھی پڑھ لے ورنہ حرج نہیں۔ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر کے الف سے شروع کرے اور جب رکوع میں پہنچ جائے تو اکبر کی راء پر ختم کرے، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ، بازو پہلو سے چپکے ہوئے اور پاؤں جھکے ہوئے ہوں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے اور رکوع میں کم از کم تین بار '' سبحان

رَبِّیَ الْعَظِیْم '' کہے۔ پھر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہتی ہوئی رکوع سے کھڑی ہوں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے کہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور سمٹ کر سجدہ کرے نہ یوں کہ یہ صرف پیشانی زمین سے چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے اور مردوں کی طرح بھی سیدھی نہ کرے بلکہ بازو کروٹوں سے ملادے، اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور کلائیاں زمین پر بچھادے یوں ہی دونوں پیر بھی اور ہتھیلیاں بچھی ہوئی ہوں اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور سجدے میں کم از کم تین بار '' سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ '' کہے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر یعنی سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔ اور ان کے کنارے گھٹنوں کے پاس قبلہ کی طرف ہوں، پھر ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے ۔ جب دونوں سجدے کرلے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو۔ پھر دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اور ''اعوذ باللہ'' نہ پڑھے بلکہ صرف '' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر الحمد شریف پڑھے۔ پھر کوئی سورت پڑھ کر رکوع وسجود اسی طرح کرے جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر دوسری رکعت کے دونوں سجدے کے بعد دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر اس طرح بیٹھ جائے جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدے کے درمیان بیٹھی تھی اور پھر التحیات پڑھے جو درج ذیل ہے:۔

" اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ "

اوراس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے اس کوتشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلی اوراس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ ''لا'' پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگراسے ہلائے نہیں اور کلمہ ''الا'' پر گرادے اورسب انگلیاں فوراسیدھی کرے۔اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑی ہو۔مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زوردے کر اٹھے لیکن اگر عذر ہے تو حرج نہیں اور اگر یہ چار فرض کی نماز ہوتو بعد کی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانے کی ضرورت نہیں بلکہ الحمد شریف پڑھنا کافی ہے۔

اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم ہوگی اس میں تشہد یعنی التحیات کے بعد درود ابراھیمی پڑھیں وہ یہ ہے

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰ لِ مُحَمّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰ لِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ "

اور پھر یہ دعا پڑھے یعنی دعائے ماثورہ وہ یہ ہے

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ "

اگر یہ دعا یاد نہ ہوتو پھر یہ پڑھے

'' رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ''

پھر داہنے مونڈھے کی طرف منہ کر کے سلام یعنی ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہے پھر بائیں مونڈھے کی طرف منہ کر کے یہی کہے۔اور سلام میں اتنا پھرے کے چہرہ دکھائی دے۔سینہ نہ پھرے۔

نماز پڑھنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے اس میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کا چھوڑنا گناہ اور نماز کا دہرانا فرض ہے بغیراس کے نماز نہیں ہوگی اور بعض واجب ہیں کہ اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور اگر کسی واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز کا دہرانا واجب ہے ورنہ نماز مکروہ تحریمی ہوگی جس کے مسائل اوپر ذکر کئے گئے ہیں۔

قضا نماز ادا کرنے کا طریقہ

بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے،عورت پر فرض ہے کہ اس نماز کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، یہ گناہ توبہ یا حج مقبول سے معاف ہو جاتا ہے،لیکن توبہ اسی وقت صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے،اگر نماز قضا نہ پڑھے اور توبہ کیے جائے تو یہ توبہ صحیح نہیں اور جب گناہ سے باز نہ آئی پھر توبہ کہاں ہوئی۔

مسئلہ: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی

وہ سنت جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنتیں جب کہ فرض کے ساتھ فوت ہوگئی ہوں اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو اور باقی سنتوں کی قضا نہیں۔

مسئلہ: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں، عمر میں جب بھی پڑھی ہو جائے گی، بری الذمہ ہو جائے گی، لیکن طلوع اور غروب اور زوال کے وقت نہ پڑھے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: ایسی مریضہ کہ اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتی اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسے ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگر چہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگر چہ سفر میں پڑھے، البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس عذر کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑی ہو کر پڑھ سکتی تھی اور اب قیام نہیں کر سکتی تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارے ہی سے پڑھ سکتی ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔

ایک اہم مسئلہ

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتی ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے تا کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔

آخری بات: اس رسالے میں عورتوں سے متعلق مسائل بیان کیے گئے، حتی الامکان کوشش کی گئی کہ ان مسائل کا تذکرہ ہو جائے جن کی اسلامی بہنوں کو اکثر

ضرورت پڑتی ہے۔ تا کہ ان مسائل کو پڑھ کر اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر اس رسالے میں کوئی خوبی و کمال پائیں تو ہماری آخرت کے لیے دعا فرمائیں اور اگر کوئی غلطی پائیں تو دامن عفو میں جگہ دیتے ہو مطلع فرمائیں، تا کہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ میری اس تالیف کو قبول فرمائے اور نجات اُخروی کا ذریعہ بنائے۔ **آمین بجاہ حبیبہ سید الکریم اعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین.**

مصادر ومراجع

﴿۱﴾ قران مجید
﴿۲﴾ صحیح بخاری شریف
﴿۳﴾ صحیح مسلم شریف
﴿۴﴾ ترمذی شریف
﴿۵﴾ سنن نسائی شریف
﴿۶﴾ المعجم الاوسط
﴿۷﴾ فتاویٰ قاضی خاں
﴿۸﴾ فتاویٰ ہندیہ
﴿۹﴾ در مختار مع رد محتار
﴿۱۰﴾ جوہرہ نیرہ
﴿۱۱﴾ غنیۃ المستملی
﴿۱۲﴾ فتاویٰ رضویہ
﴿۱۳﴾ بہار شریعت
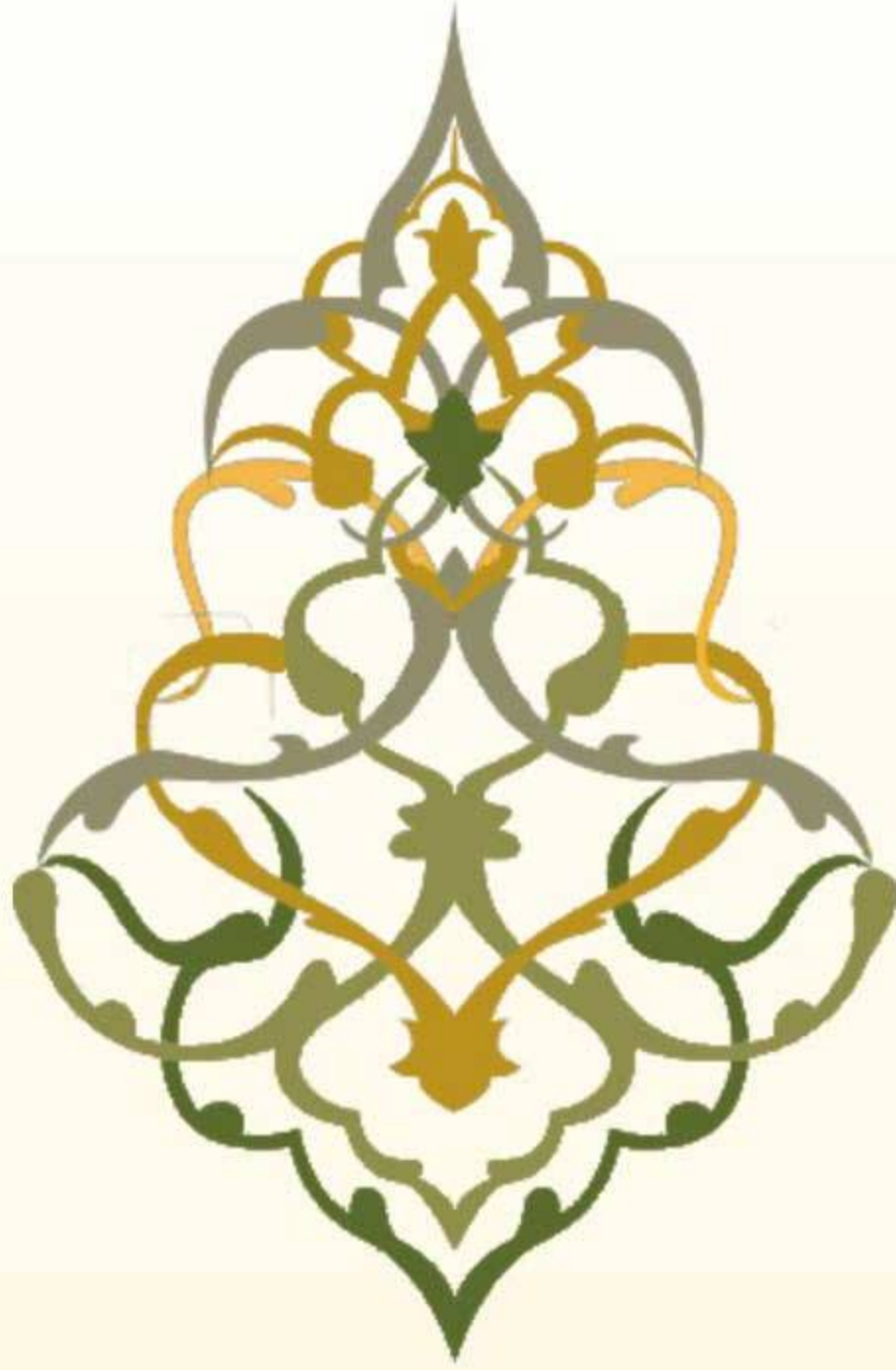
TAHREEK E KHIDMAT E KHALQUE
Qasba Phaphund Shareef Auraiya (U.P.)
E-mail:tkkphaphund@gmail.com
Mob.9415809145.9634409998